اقبال، عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت

مرتب: سید عطاء المنان بخاری

ختم نبوت:

''اور باتوں کے علاوہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ روحانی زندگی میں جس کے انکار کی سزا جہنم ہے، ذاتی سند ختم ہو چکی ہے۔'' (لائٹ کے جواب میں)

☆☆☆

''ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعدِ اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاءِ نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا تھا۔'' (علامہ اقبال کا خط بنام نذیر نیازی، مطبوعہ طلوع اسلام، اکتوبر ۱۹۳۵ء، انوارِ اقبال، مرتبہ بشیر احمد ڈار، صفحہ ۴۵، ۴۶، اصل عکس)

☆☆☆

''فرمایا: ''الیوم اکملت لکم دینکم'' کے بعد اجرائے نبوت کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ قادیانی اسلاف کی تحریروں کو محرف کر دیتے ہیں۔'' (خضر تمیمی، ملفوظات)

عقیدۂ ختم نبوت:

''ختم نبوت اسلام کا ایک نہایت اہم اور بنیادی تصور ہے۔ اسلام میں نبوت چونکہ اپنے معراجِ کمال کو پہنچ گئی۔ لہٰذا اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا۔ اسلام نے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان سیاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس کے شعورِ ذات کی تکمیل ہوگی تو یوں ہی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سیکھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اگر دینی پیشوائی کو تسلیم نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو جائز نہیں رکھا یا بار بار عقل اور تجربے پر زور دیا، عالمِ فطرت اور عالمِ تاریخ کو علمِ انسانی کا سرچشمہ ٹھہرایا تو اس لیے کہ ان سب کے اندر یہی نکتہ مضمر ہے۔ یہ سب تصورات خاتمیت ہی کے مختلف پہلو ہیں۔ ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا یہ عقیدہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعوے کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے علم کا تعلق چونکہ کسی مافوق سرچشمہ سے ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم آتی ہے۔ خاتمیت کا تصور ایک طرح کی نفسیاتی قوت ہے، جس سے اس قسم کے دعووں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔'' (پانچواں خطبہ، تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ، صفحہ ۱۹۳۔۱۹۵)

قادیانی:

''فرمایا: ''قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملّی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اگر استیصال نہ کیا گیا تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا۔'' (عبدالرشید طارق، ملفوظات)

☆☆☆

''خضر تمیمی اور غلام مصطفی تبسم حاضر ہوئے۔ علامہ نے آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد...... کی شرح کرتے ہوئے غلام احمد قادیانی کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس کی شخصیت نفسیاتی مطالعہ کے لیے بہت موزوں ہے۔'' عرض کیا، آپ سے بڑھ کر کون تجزیہ نفسی کرسکتا ہے۔

فرمایا: ''خرابی صحت مانع ہے۔ کوئی نوجوان آمادہ ہو تو میں رہنمائی کرسکتا ہوں۔''

پھر ان نقصانات کو گنوایا جو قادیانیت کو صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں برداشت کرنے پڑے ہیں۔

فرمایا: ''قادیانیت اسلام کی تیرہ سو سال کی علمی اور دینی ترقی کے منافی ہے۔'' (ملفوظات)

قادیانیت، یہودیت کی طرف رجوع ہے:

''اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لیے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں، اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس روحِ مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔'' (حرفِ اقبال، ص ۱۵۵، لطیف احمد شیروانی / اقبال اور قادیانی، ص ۴۲، نعیم آسی)

قادیانیت:

''مسلمان عوام کو صرف ایک چیز قطعی طور پر متاثر کرسکتی ہے اور وہ ربانی سند ہے۔ احمدیت نے اس الہامی بنیاد کو فراہم کیا اور اس طرح جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے، برطانوی شہنشاہیت کی سب سے بڑی خدمت ہے جو اس نے سرانجام دی ہے۔'' (قادیانیت اور اسلام)

☆☆☆

''قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جو انھوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے، خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے (یعنی مسلمانوں سے انھیں الگ کردے) اور اس کا انتظار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں۔''
(سٹیٹس مین کے نام خط، مطبوعہ ۱۰ر جون ۱۹۳۵ء)

اسلام اور وطن کے غدار:

''میں اپنے ذہن میں اس اَمر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی (قادیانی) اسلام اور ہندوستان (تب ہندوستان ایک تھا) دونوں غدار ہیں۔''

(تھاٹس اینڈ ریفلیکشنز آف اقبال، ص ۳۰۶، سید عبدالوحید/ اقبال اور قادیانی، ص ۳۸، نعیم آسی)

قادیانی...... گستاخِ رسول:

''میں ذاتی طور پر اس تحریک (قادیانیت) سے اُس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت...... بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت...... کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے (قادیانی) تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' (قادیانی ہفت روزہ ''سن رائز'' لاہور کے جواب میں/ حرفِ اقبال، ص ۱۲۲، لطیف احمد شیروانی/ اقبال اور قادیانی، ص ۱۸۳، نعیم آسی)

قادیانی...... غیر مسلم:

''ہمیں قادیانیوں کی حکمتِ عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق اُن کا رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانیٔ تحریک نے ملتِ اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملتِ اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں اُن کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیامِ نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں...... ملتِ اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔'' (''اسٹیٹسمین کے جواب میں'' سے ایک اقتباس۔ ۱۰ر جون ۱۹۳۵ء)

استدلال اور سند:

''جو ممالک تمدن کی ابتدائی منزلوں میں ہوں، وہاں استدلال سے زیادہ سند کا اثر ہوتا ہے۔ پنجاب میں مبہم دینیاتی عقائد کا فرسودہ جال اس سادہ لوح دہقان کو آسانی سے مسخر کر لیتا ہے جو صدیوں سے ظلم وستم کا شکار ہے۔ مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرتا ہے۔'' (بہ جواب نہرو)

احمدیت کے اداکار:

''تمام ایکٹر جنھوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا ہے، وہ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔'' (بہ جواب نہرو)

سیاسی بول چال:

''ہمیں قادیانیوں کے رویہ اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کی حکمت عملیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟''

ہندوستانی پیغمبر:

''قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔''

(پنڈت جواہر لعل کے مضامین مطبوعہ ''ماڈرن ریویو'' کا جواب'')

قادیانی اتحاد:

''چودھری صاحب جب کبھی موقع پاتے قادیانی سیاست پر کوئی نہ کوئی فقرہ چست کر دیتے۔ حضرت علامہ کی طبیعت پر بھی بیان کے ردّ وکد سے جو بار پڑا تھا دور ہو چکا تھا۔ ایک مرتبہ چودھری صاحب کہنے لگے: ''مزے کی بات تو یہ ہے کہ اہل قادیان اگرچہ عقیدۃً ہمیں کافر سمجھتے ہیں مگر اس کے باوجود اتحاد کے بھی خواہش مند ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم سب کو ایک ہو جانا چاہیے، اس لیے کہ ہندو بہر حال ہم سب کو ایک سمجھتے ہیں۔''

حضرت علامہ نے فرمایا: ''یہ خوب منطق ہے۔ اسلام کی بنا پر تو ہم ایک ہیں، نہ ایک ہو سکتے ہیں، البتہ ایک ہیں اور ہو سکتے ہیں تو ہندوؤں کے اس کہنے پر کہ ہم سب مسلمان ہیں۔'' (یہ اس زمانے میں قادیان کی عام منطق تھی)

ارشاد ہوا: ''دراصل ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم تو قادیانیوں کا مسلمان ہونا تسلیم کر لیں، البتہ وہ ہمیں برابر کافر سمجھتے رہیں۔ یہ کیا خوب بنائے اتحاد ہے۔'' اس پر ہم سب کو ہنسی آ گئی۔'' (''اقبال کے حضور'' از سید نذیر نیازی)

سر ظفر اللہ کا وجود؟

''چودھری ظفر اللہ خاں صاحب (قادیانی) کا ذکر آ گیا تو آپ (علامہ اقبالؒ) نے فرمایا کہ چودھری صاحب اور سر فضل حسین صاحب کے ذریعے حکومتِ برطانیہ نے پراونشل آٹانومی کی روح نکال لی۔ مؤخر الذکر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان کا وجود ہمیشہ مسلمانوں کے لیے باعثِ مضرت رہا ہے اور وقت آ رہا ہے کہ ان کی مذعومہ اسلام دوستی اور مسلم نوازی کے بے حقیقت راز سے پردہ اٹھ جائے۔''

(''اقبال کے حضور میں'' از خواجہ عبدالوحید، نقوش، لاہور، اقبال نمبر حصہ دوم، دسمبر ۱۹۷۷ء)